JIBAS (The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

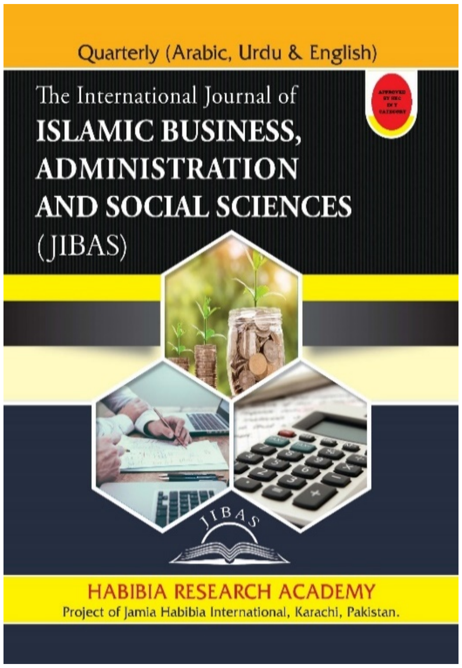

TOPIC:

A STUDY BASED ON THE EFFORTS OF PROF. SYED MUHAMAMD YOUSUF IN THE RESEARCH AND EDITING OF TEXTS

تحقیقِ نصوص کا فن اور پروفیسر سید محمد یوسفؒ کی کاوشیں ایک مطالعہ

AUTHORS:

1. *Dr. Umair Rais Uddin, Assistant Professor, Sindh Madrasa-tul-Islam University, Karachi. Email ID: umair.rais@smiu.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-9948-1390,*
2. *Dr. Sumbul Ansar, Assistant Professor, Sindh Madrasa-tul-Islam University, Karachi. Email ID: sansar@smiu.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-9948-1390*

How to Cite: *Rais Uddin, Umair, and Sumbul Ansar. 2022. "A STUDY BASED ON THE EFFORTS OF PROF. SYED MUHAMAMD YOUSUF IN THE RESEARCH AND EDITING OF TEXTS: تحقیق نصوص کا فن اور پروفیسر سید محمد یوسفؒ کی کاوشیں ایک مطالعہ". International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 2 (3):55-76.*
URL: http://www.jibas.org/index.php/jibas/article/view/87.

Vol. 2, No.3 || July –September 2022 || P. 55-76
Published online: 2022-09-30

QR. Code

A STUDY BASED ON THE EFFORTS OF PROF. SYED MUHAMAMD YOUSUF IN THE RESEARCH AND EDITING OF TEXTS

تحقیقِ نصوص کا فن اور پروفیسر سید محمد یوسفؒ کی کاوشیں ایک مطالعہ

Umair Rais Uddin, *Sumbul Ansar,*

ABSTRACT:

The research and text editing is a harmonious blend between both ancient and modern human civilizations. Although this art form is a reason for rejuvenating intellectual heritage, it also provides a firm foundation for conceptualizing contemporary modern civilization. This is the prime example of how humans have kept up with religion, intellect, literacy, law, culture, and social diversity. It is also taken as documentary evidence of the above fields. Prof. Syed Muhammad Yusuf is considered to be one of the most authoritative and renowned personality in Pakistan and in the Arab world. He was a living example of a modern-day institution in himself. He was constantly engaged in learning and acquiring knowledge from prominent Arabic scholar Allama Abdul Aziz Memoni for more than two decades. His reputation as a great teacher and his grasp over his craft in Arabic literature and history do not need any further introduction. He was immensely popular as a teacher, writer, historian, translator, researcher, and Commentator in the Arab world. His research on numerous Arabic books and his comments are still relied on, and worth reading and contemplating. To develop expertise in Arabic language and literature he wrote several books which are beneficial for upcoming scholars. His books, articles, and scholarly writings are being published in different languages such as Arabic, Urdu, and English languages. In the given study his contributions are being viewed in the context of Arabic research, manuscript, and text editing. The adopted method of description, analytics, and historical criticism covers almost all aspects.

Keywords: *Text editing, S.M Yousuf. Abdul Aziz Memoni, Arabic literature, Arabic language, Manuscripts.*

ابتدائیہ: تحقیقِ نصوص کا فن در اصل قدیم وجدید انسانی تہذیب و تمدن کا حسین امتزاج ہے۔ یہ فن جہاں علمی ورثے کی احیاء وآبیاری کا ذریعہ ہے وہیں جدید تہذیب وثقافت کو بنیادی اساس فراہم کرتا ہے۔ یہ علم انسانی معاشرے کی مذہبی، فکری وادبی، قانونی وثقافتی، اور معاشرتی تصورات کی دستاویزاتی سند ہے۔ کتابت کے آغاز کے بنیادی تصورات اہل علم کے ہاں معروف ہیں۔ البتہ عربوں میں کتابت کی ابتداء کے شواہد دورِ جاہلیت میں بھی ملتے ہیں۔ تاہم آمدِ اسلام عربی کتابت وتدوین کی اصل شناخت اور نقطہ آغاز ہے۔ عربی ادبیات کی پہلی باقاعدہ لکھی ہوئی نص قرآن مجید ہے۔ جو کھجور کی چھالوں، سفید پتلے پتھروں اور شانے کی چوڑی ہڈیوں پر مدون کیا گیا۔ عہد رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کتابتِ احادیث کے بھی نمایاں آثار موجود ہیں۔ تاہم اختلاطِ نصِ قرآن وحدیث کے خوف سے اس کا باقاعدہ انتظام نہیں کیا گیا تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے دور خلافت میں کتابتِ احادیث کا باقاعدہ آغاز ہوا اور پھر نصوصِ حدیث کی تحقیق و تدوین کے لیے باقاعدہ علوم وضع کیے گئے۔ ان علوم کے ذریعہ صحتِ وضعفِ نصوص اور اسناد کی چھان پھٹک اور جرح وتعدیل کا سلسلہ شروع ہوا۔ اسلامی ادبیات کے علاوہ خالص ادبی، طبی اور سائنسی میدان میں بھی مؤلفین نے تحقیقی خدمات انجام دیں۔ تاہم یہ ساری کاوشیں قلمی نسخوں کی شکل میں تھیں جن کو مخطوطات کہا جاتا ہے۔

عرب ممالک میں فنِ تحقیق نصوص کے فروغ و ارتقاء میں طباعت سازی، بیرونی مطالعاتی دوروں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ 1700ء میں مسیحی مبلغین نے لبنان (شام) میں "مطبع بیروت" کی بنیاد رکھی۔ پھر 1848ء میں مطبع "کاثولیکیہ" قائم کیا گیا اس پریس کو قدیم عربی قلمی نسخوں کی نشر و اشاعت، علمی و ادبی کتب چھاپنے اور عربی طباعت کے فن میں سبقت حاصل کرنے کا اولین اعزاز حاصل ہے۔ 1798ء میں نپولین نے مصر میں رسمی احکامات و فرامین کی طباعت کے لیے ایک پریس "المطبعة الأهلية" قائم کیا۔ بعد ازاں 1821ء میں محمد علی پاشا نے "مطبعة بولاق" کی بنیاد ڈالی۔ اس پریس نے مصر میں ملکی و غیر ملکی زبانوں سے ترجمہ شدہ کتب کی اشاعت میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔

انیسویں صدی کے وسط میں مستشرقین نے عربی قلمی نسخوں کی نشر و اشاعت کے لیے فن تحقیقِ نصوص کے کچھ اصول و ضوابط مقرر کیے جس کے تحت اُنہوں نے اسلامی اور عربی ادبیات کی اہم کتابوں کو شائع کیا جس میں تفسیر البیضاوی، الکامل للمبرد، کتاب سیبویہ اور سیرت ابن ہشام سر فہرست ہیں۔ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں علمائے ازہر نے قلمی نسخوں کی اشاعت پر خصوصی توجہ دی۔ ان علماء میں الشیخ النصر الهوريني، محمد محمود الشنقيطي، محمد عبده محمد الحسيني، احمد زکی باشا جنہوں نے کتاب الاصنام، و انساب الخیل، کتاب التاج للجاحظ کی تحقیق کی۔ اس کے علاوہ محمد محيي الدين عبد الحميد، أحمد محمد شاکر، محمود محمد شاکر، عبد السلام هارون وغیرہ نمایاں ہیں۔

تحقیقِ نصوص: تحقیق عربی زبان کا لفظ ہے اس کا مادہ (ح ق ق) سے ہے۔ باب تفعیل سے اسم مصدر "تحقیق" اور اسم فاعل "محقق" اُردو میں مستعمل ہے۔ تحقیق کا انگریزی متبادل لفظ "ریسرچ" ہے۔ جدید عربی زبان میں تحقیق کے لیے بحث اور محقق کے لیے باحث کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جبکہ تحقیق جدید عربی زبان میںEDITING کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ تحقیق کے لغوی معنی کسی شے کی حقیقت کا اثبات ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد ایک ایسا طرز مطالعہ جس میں موجود مواد کے صحیح یا غلط کو بعض مسلمات کی روشنی میں پرکھا جائے۔

نص : نص سے مراد اصل عبارت، متن، قطعی اور نا قابل تأویل کلام، مؤلف کے قلم اور متکلم کی زبان سے نکلے ہوئے متعین شکل و ترتیب والے الفاظ جن سے کوئی صاف و واضح معنی سمجھے جائیں۔ عربی میں کہا جاتا ہے: **لا إجتهاد مع النص** (نص کے ہوتے ہوئے یا نص میں کسی اجتہاد کی گنجائش نہیں) علمائے اصول کے نزدیک اس سے مراد کتاب و سنت ہے۔ البتہ تحقیقی میدان میں اس سے مراد مؤلف کی اصل عبارت ہے جس میں کسی بھی قسم کی ترمیم واضافہ کی گنجائش نہیں ہے البتہ متن کی وضاحت، شرح اور تعلیق محقق حواشی میں تحریر کر سکتا ہے۔ تحقیق نصوص سے مراد وہ علم ہے جس کے ذریعہ کسی بھی کتاب کی نص کو مؤلف کی منشاء اور طرزِ تحریر کے مطابق یا مؤلف کی وضع کردہ قریب ترین شکل وصورت میں ثابت کرنے کی کاوش "تحقیق نصوص" کہلاتی ہے۔

مشہور محقق شیخ عبد السلام محمد ہارون اپنی کتاب تحقيق النصوص ونشرها **میں لکھتے ہیں:** "تحقیق نصوص سے مراد متنِ کتاب کو حتی الامکان مؤلف کی نص سے قریب ترین صورت میں پیش کرنا ہے"۔[1]

معروف محقق شیخ السید رزق الطویل کی کتاب "مقدمة في أصول البحث العلمي وتحقيق التراث" کے مطابق: "کسی بھی عبارت کا تعین اُسی انداز میں کرنا جس طرح مؤلف نے قلمبند کیا ہو تحقیق نصوص کہلاتا ہے"۔[2]

شیخ مطاع الطرابیشی تحقیق نصوص کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں: "یہ طے شدہ بات ہے کہ نص کتاب کو مؤلف کے وضع کردہ صورت میں پیش کرنا ہی تحقیق نص ہے"۔[3]

الصادق بن عبدالرحمن الغریانی لکھتے ہیں: "کسی نص کو بالکل اُسی طرز میں پیش کرنا یا پھر اُس سے قریب ترین شکل وصورت میں پیش کرنا تحقیقِ نص ہے"۔[4]

شیخ احمد الخراط فرماتے ہیں: "تحقیق نص کا مقصد یہ ہے کہ مؤلفِ کتاب کی منشا کے مطابق کتاب پیش کر دی جائے پھر اس کی نص کی خدمت کی جائے"۔[5]

تحقیق نص کی غرض وغایت: نص کی تحقیق کا بنیادی مقصد نص کو اصل یا پھر اُس کی قریب ترین طرز میں شائع کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے محققین نے چند اُصول متعین کیے ہیں۔ جن میں سے چیدہ چیدہ درج ذیل ہیں:

1. نص میں کسی بھی قسم کی کمی بیشی سے اجتناب کرنا۔
2. متعلقہ فن کی کتب کی باریکیوں کا ادراک ہونا۔
3. محقق کا مطلوبہ کتاب کے علمی مصادر و مراجع سے واقف ہونا۔
4. محقق کا مطلوبہ کتاب کے منہج واسلوب اور اصطلاحات سے واقف ہونا۔
5. محقق کا مقدمہ۔
6. مطلوبہ کتاب کے مخطوطات (قلمی نسخوں) کو جمع کرنا۔
7. اصل نسخہ سے کتاب کے نص کو نقل کرنا، پھر اس کا اصل نسخے سے مقابلہ کرنا، پھر بقیہ نسخوں کے ساتھ اس کا موازنہ کرنا۔
8. کتاب کے عنوان کی تحقیق کرنا۔
9. مؤلفِ کتاب کے نام کی تحقیق کرنا۔
10. نسبتِ کتاب کی تحقیق کرنا۔
11. متن کتاب کی تحقیق کرنا۔

تعارف: پروفیسر سید محمد یوسفؒ ۲۱ مئی ۱۹۱۶ء کو بھوپال میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حاجی سید احسان حسین مرحوم الکزنڈر جہانگیریہ اسکول کے ہیڈ ماسٹر اور نواب حمید اللہ خاں کی شہزادیوں کے اتالیق تھے۔ بھوپال اُس وقت ایک آزاد اسلامی ریاست کی حیثیت سے اسلامی

وعربی ثقافت کا مرکز و محور تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کا آغاز والدِ محترم کی سرپرستی میں احمدیہ وجہانگیریہ اسکول سے کیا۔ یہ اسکول بھوپال کا سب سے بڑا تعلیمی ادارہ تھا جو بعد میں نواب حمید اللہ خان کے دورِ حکومت میں عثمانیہ یونیورسٹی کے ماتحت کر دیا گیا۔ آپ کے والد چونکہ خود ایک بڑے معلم و مربی تھے لہٰذا اُنہوں نے اسکول کے ساتھ ساتھ خود بھی انفرادی طور پر آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ عربی وفارسی زبان وادب کی تعلیم کا خصوصی اہتمام کیا۔ جس نے آپ کی شعری وادبی صلاحیتوں کو نکھار اور ذوقِ ادب بخشا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کلامِ اقبال کی طرف متوجہ ہوئے اور طالب علمی کے زمانے میں ہی شکوہ جواب شکوہ اور نالۂ یتیم سے محظوظ ہوئے۔ کلامِ اقبال نے آپ کی دینی فکر کو اُستوار کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور یہ یقین پیدا کیا کہ دین کوئی فرسودہ شے نہیں دین کے علم کو جِلا دی جائے تو عصر حاضر کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۳۲ء میں یوپی الہ آباد سے مولوی عربی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۳ء میں میٹرک اور ۱۹۳۵ء میں انٹر میڈیٹ کا امتحان راجپوتانہ، اجمیر بورڈ سے نمایاں نمبروں سے پاس کیا- ۱۹۳۴ء میں عالم عربی اور ۱۹۳۶ء میں فاضل ادب کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۷ء میں آپ نے آگرہ یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۹ء میں آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور یہاں سے بی ٹی ایچ (دینیات) فرسٹ ڈویژن سے پاس کیا۔ ۱۹۴۰ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ہی جرنلزم میں مہارت حاصل کی۔ ۱۹۴۰ء میں پنجاب یونیورسٹی سے اُردو آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۴۲ء میں علامہ عبد العزیز میمن رحمہ اللہ کی زیر نگرانی پی ایچ ڈی کا مقالہ بعنوان "مهلب ابن صفوه" پیش کیا۔ ۱۹۴۴ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ہی ایم اے فارسی کا امتحان پاس کیا۔ آپ خوش نویسی میں بھی ماہر تھے جس کی باقاعدہ تعلیم آپ نے بھوپال سے حاصل کی۔ ڈاکٹر صاحب کو شعبہ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پہلے پی ایچ ڈی کے طالب علم اور پہلے پی ایچ ڈی ہونے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔

تدریسی خدمات: ڈاکٹر صاحب نے اپنی پیشہ وارانہ زندگی کا باقاعدہ آغاز تعلیم و تدریس سے کیا۔ آپ ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۷ء تک بطور لیکچر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ عربی میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۴۷ء تا ۱۹۵۳ء بحیثیت لیکچرر اسلامیات، اُردو، تاریخ وثقافت، فواد اول یونیورسٹی قاہرہ میں رہے۔ ۱۹۵۳ء سے ۱۹۵۹ء تک بحیثیت صدر شعبہ عربی سیلون یونیورسٹی سری لنکا میں خدمات انجام دیں۔ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۳ء تک آپ صدر شعبہ عربی، جامعہ کراچی رہے۔ ۱۹۷۴ء میں نیشنل یونیورسٹی ملائشیا (کوالالمپور) میں شعبہ اسلامیات کے وزٹینگ پروفیسر رہے۔ ۱۹۷۶ء تا ۱۹۷۸ء صدر شعبہ اسلامیات اور صدر کلیہ فنون جوس یونیورسٹی نائجیریا میں رہے۔ ۲۲ جولائی ۱۹۷۸ء کو آکسفورڈ سٹریٹ، لندن میں حرکتِ قلب بند ہونے سے انتقال فرماگئے۔

ڈاکٹر سید محمد یوسف، پاکستان اور دنیائے عرب کی مستند اور بلند مرتبت شخصیت تھی۔ آپ خود اپنی جگہ ایک ادارے کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ علامہ عبد العزیز میمنی رحمہ اللہ سے تقریباً ۲۰ سال تک علمی فیض حاصل کرتے رہے۔ آپ بیک وقت عربی، انگریزی

اور اُردو زبان پر قدرت رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ فارسی زبان پر بھی دسترس حاصل تھی۔ آپ اپنے اُستادِ محترم کی طرح ایک متبحر عالم اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے سلسلے میں اجتہادی نظریات کے علم بردار تھے۔ دینی، ادبی و لسانی موضوعات ہمیشہ آپ کے زیر قلم رہے۔ فکرِ اقبالؒ اور جہد جناحؒ پر مسلسل کاربند رہے۔ ڈاکٹر صاحب حقیقت پسندانہ مزاج کے انسان تھے۔ تکلف و تصنع سے دور سیدھی سیدھی باتیں کرنے کے خوگر تھے۔ آپ کی تحریریں و تقریریں علم و دانش، حکمت، عقلیت اور استدلالی اُسلوب سے مزین ہیں۔ مثبت تنقید، تعمیری فکر، تجدیدی مزاج، روایتی میلان، ثقافتی رجحان، وحدتِ اُمت، تصورِ اسلامیت و دینیت آپ کی شخصیت کے نمایاں اوصاف تھے۔

ڈاکٹر صاحب طالب علمی کے زمانے سے ہی مسلم اُمہ کے دینی وسیاسی حالات واقعات سے خاصی دلچسپی رکھتے تھے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سیاسی نرسری کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس ادارہ نے طلبہ وطالبات کی ذہنی و فکری آبیاری میں اہم کردار ادا کیا۔ علی گڑھ کے طلبہ وطالبات نے تحریک پاکستان میں اپنے اساتذہ کی زیر نگرانی فعال کردار ادا کیا۔ مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس نے نوجوانوں میں ایک نیا عزم نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا کر دیا... متعدد جلسوں کی صدارت قائد اعظم نے فرمائی اور انہوں نے علی گڑھ کے باحوصلہ نوجوانوں کو ہمیشہ پر اُمید نگاہوں سے دیکھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی بحیثیت جوائنٹ سیکرٹری مسلم لیگ۔ علی گڑھ یونیورسٹی میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ علامہ اقبال رحمہ اللہ کی وفات کے بعد علی گڑھ میں جن اہل قلم نے افکارِ اقبال کو جمع کرنے کی کوشش کی اُن میں سر فہرست آپ کے اُستاد شیخ عطاء اللہ تھے جنہوں نے ڈاکٹر صاحب کو بھی اس کام میں شامل کیا۔ مکاتیبِ اقبال کو جمع کرنے کی ابتدائی کوششوں میں آپ بھی شریک رہے۔ علامہ اقبال رحمہ اللہ نے صاحبزادہ آفتاب احمد خاں کو علوم اسلامیہ کے متعلق ایک اہم نوٹ لکھ کر بھیجا تھا۔ جس کا اردو ترجمہ شیخ عطاء اللہ نے سہیل سے نقل کر کے اقبال نامہ جلد دوم (صفحہ ۲۱۲۔۲۲۵) میں شامل کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی انگریزی اصل بھی مسلم یونیورسٹی کے دفتر سے تلاش کر کے نکالی جو بعد میں اقبال ریویو بابت ماہ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں شائع کی۔ بعض اہل علم نے جب اقبال کے کچھ ذاتی خطوط کی اشاعت کے بارے میں اعتراض کیا تو آپ نے علامہ اقبال کے ذاتی خطوط کی اشاعت کے حوالے سے اپنا نکتہ نظر بیان کیا:

معروف ادیب وشاعر صہبا لکھنوی اپنی کتاب "**اقبال اور بھوپال**" میں لکھتے ہیں: "ڈاکٹر سید محمد یوسف سے میں نے خطوط کی اہمیت اور اقبال کے بعض ذاتی خطوط کی اشاعت پر ان مداحوں کی جھجک کے بارے میں رائے دریافت کی تو انہوں نے کہا: "مکاتیب کی اہمیت یہی ہوتی ہے کہ ان میں انسان کی سیرت سادہ و بے تکلف جلوہ گر ہوتی ہے۔ انسان کھل کر خط لکھتا ہے۔ اس لیے کہ تحریر کی سچائی سادگی و پرکاری ہمیں متاثر کرتی ہے۔ میرے خیال میں کسی مکتوب کو حذف کر دینا یا ایک مکتوب میں سے کسی کا نام حذف کر کے اس کی جگہ نقطے رکھ دینا علمی دیانت کے خلاف ہے۔ اقبال ایک انسان تھے۔ انسانی ضروریات اور انسانی جذبات رکھتے تھے۔ اس کے اظہار کے لیے ان کی انسانی عظمت کو بٹہ نہیں لگتا اس لیے مجھے معترضین سے اتفاق نہیں۔ اقبال جیسے عظیم انسان کے دل میں ذرا بھی خلش ہو تو اس کا اعتراف و اظہار کم از کم

اپنے مخلص دوستوں سے کیسے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور اس کا اسے حق تھا۔ چنانچہ راس مسعود کے نام جتنے خطوط ہیں ان کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ ان خطوط کی اشاعت سے جھجک نہ ہونا چاہیے۔ ان پر اعتراض کا کوئی جواز بھی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ میری دانست میں یہ رجحان افسوس ناک ہو گا کہ اگر ہم اپنے تصورات بلکہ تعصبات کے مطابق اقبال کا بت تراشیں۔[6]

ڈاکٹر صاحب کو عربی ادب و تاریخ پر بھی کمال دسترس تھی۔ آپ عرب دنیا میں بطور معلم و مربی، مقالہ نگار، تاریخ نویس، ترجمہ نگار اور محقق و مبصر کے طور پر جانے جاتے تھے۔ آپ عربی مخطوطات و نصوص کی تحقیق میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔ آپ نے متعدد عربی کتب کی تحقیق اور اُس پر تنقیدی تبصرے قلم بند کیے ہیں۔ آپ نے برصغیر پاک و ہند کی چوٹی کی علمی شخصیات مثلاً: شاہ ولی اللہؒ، سید احمد شہیدؒ، قائد اعظمؒ، علامہ اقبالؒ، سید احمد شہیدؒ، ٹیپو سلطانؒ، امیر خسرو، بابر، ہمایوں وغیرہ کی شخصیات کا عرب دنیا میں تعارف کروایا۔ اس کے علاوہ عربوں کے ہندوستان سے تجارتی اور علمی روابط پر بھی عربی زبان میں سیر حاصل بحث کی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے بیرون ملک پاکستان کی نمائندگی بھی کی۔ آپ نے ۱۹۶۴ء میں کشمیری وفد کے ممبر کی حیثیت سے میر واعظ صاحب کی قیادت میں جنوبی ایشیا کے ممالک کا دورہ کیا۔ آپ نے ۱۰ تا ۲۳ جولائی ۱۹۷۳ء میں حکومت الجزائر کے زیر اہتمام علماء کے ساتویں اجتماع میں اسلامی فکر کی نشاندہی کے سلسلے میں پاکستان کے واحد مندوب کی حیثیت سے شرکت کی۔ اس کانفرنس کی تفصیلی روداد آپ نے اُردو زبان میں ترجمہ کر کے اپنی کتاب برگِ نخیل میں شائع کی۔

اساتذہ و مشائخ: ڈاکٹر سید محمد یوسف کی شخصیت کی تشکیل وارتقاء میں والدِ محترم کے ساتھ ساتھ آپ کے اساتذہ کرام کا بھی بڑا ہاتھ ہے آپ کے سب سے بڑے مربی و محسن اُستاد علامہ عبد العزیز میمن رحمہ اللہ تھے جنہوں نے بڑی محنت و لگن، شفقت و محبت سے اپنے شاگردِ خاص کی علمی پیاس بجھائی۔ آپ بھی اپنے شفیق استاذ سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ کے اساتذہ میں ڈاکٹر سید عابد احمد علی، مولانا سید بدر الدین علوی، ڈاکٹر منصور احمد، پروفیسر عبد الحق بغدادی، ڈاکٹر عبد العلیم احراری و دیگر قابل ذکر ہیں۔

دینی و ادبی خدمات کا جائزہ: ڈاکٹر صاحب نے دینی، ادبی، سیاسی، تاریخی، لسانی، فکری و عقلی مضامین کو بڑی جامعیت کے ساتھ اپنی تحریروں کا موضوع بنایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تصنیفی خدمات کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

کتب:

1. الأشباه والنظائر للخالدين[7]
2. جمهرة أشعار العرب[8]
3. كتاب الأنوار ومحاسن الأشعار الشمشاطي[9]
4. شرح ما يقع في التصحيف والتحريف[10]
5. **اندلس تاریخ و ادب**[11]

6. تاریخ کی تاریخ[12]
7. جیتا جاگتا[13]
8. برگِ نخیل[14]
9. المتوکل علی اللہ[15]

1. The life of Muhammad. [16]
2. Some aspects of Islamic culture. [17]
3. The Sirah and the Sunnah. [18]
4. Hazrat Abu Dharr-Al-Ghaffar[19]
5. Sermons on Mount Arafat. [20]
6. Studies in Islamic history and culture[21]
7. Economic justice in Islam. [22]
8. A study of Iqbal's views on Ijma. studies in Islamic History and culture[23]

عربی مقالات:

1. من نُسب إلى أمّه من الشعراء [24]
2. دور الفكر في تكوين المجتمع الإسلامي[25]
3. بدء العلاقات العلمية بين الهند والعرب[26]
4. علاقات العرب التجارية بالهند منذ أقدم العصور إلى القرن الرابع الهجري[27]
5. رسالة الغفران للمعري[28]
6. السنة ومكانتها في الإسلام، مجلة الدراسات الإسلامية بكراتشي، سبتمبر 1965م
7. أستاذنا العلامة عبد العزيز الميمني[29]
8. الميمني كما عرفته[30]
9. القائد الأعظم(حديث مذاع) [31]
10. برنامج مع الخالدين(حديث مذاع) [32]
11. تواضع عمر بن عبدالعزيز- مع الخالدين(حديث مذاع) [33]
12. دور الفكر في تكوين المجتمع الإسلامي[34]
13. دور الفكر في تكوين المجتمع الإسلامي [35]
14. دور الفكر في تكوين المجتمع الإسلامي [36]

15. حديث عن أبي العلاء المعري [37]
16. نسخة فريدة من الجواهر المكللة في الأخبار المسلسلة للسخاوي[38]
17. المرتضى كالمهند لا ينكر معدنه [39]
18. مع الرحالة العرب في باكستان[40]
19. أثر العرب في الحضارة الباكستانية [41]
20. من مآثر دولة المماليك بالهند [42]
21. انحلال الدولة المغولية [43]
22. الإتحاد الإسلامي[44]
23. خواطر سياسية وأدبية[45]
24. تحية العلم[46]
25. رأي الأكثرية في السياسة الشرعية[47]
26. حرية الأدب والفن [48]
27. مجلس الشورى لاإبليس[49]
28. القوة المادية والإيمان بالمثل العليا[50]
29. مكانة الدين في التعليم[51]
30. الشاه ولي الله الدهلوي: موجز عن حياته وأفكاره [52]
31. حركة الجهاد بزعامة السيد احمد الشهيد [53]
32. خطر الإشتراك في الحكم بين المسلمين وغيرهم[54]
33. لمحات عن الشهيد تيبو سلطان [55]
34. مع الخالدين–خسرو[56]
35. مع الخالدين–بابر [57]
36. همايون[58]
37. فلسفه اقبال[59]
38. آراء إقبال عن المرأة و وظيفتها في الحياة [60]
39. الإمامة فى رأى اقبال[61]
40. پيام مشرق (نقد)[62]

41. ضرب الكليم (نقد)[63]
42. مهلب بن أبي صفرة[64]
43. كتاب المحب والمحبوب[65]
44. مكتوب الصابي[66]

اُردو مقالات:

1. حریت از عفتِ فکر است وبس[67]
2. اقبال کے کلام میں روایت وجدت[68]
3. اقبال اور عشق[69]
4. اقبال اور شعر[70]
5. صقر قریش اور اقبال کا شاہین[71]
6. مسجد قرطبہ کا مرکزی خیال[72]
7. جمالیات سے متعلق اقبال کے افکار و نظریات (طرز جاوید نامہ)[73]
8. مکالمہ عقل و عشق[74]
9. اُردو اور عربی[75]
10. عربی سے معری اسلامیات[76]
11. قرآن کی زبان کا مسئلہ[77]
12. اسلامی نصاب تعلیم کے بنیادی نکات[78]
13. نئے تصورات اور دخیل الفاظ[79]
14. ادب اور اخلاق[80]
15. اسلام میں عقل کا کردار[81]
16. اسلامی ثقافت[82]
17. کھسرو اور خسرو[83]
18. رحمتِ عالم کا عالمی منشور[84]
19. اجتہاد، اسلام او سوشلزم[85]

20. آدابِ فتوی[86]
21. اسلامی فکر کی نشاندہی کی کوشش[87]
22. اقبال اور عبد الرحمن الداخل[88]
23. اقبال کی سیاسی بصیرت[890]
24. عراق کی جدید شاعری[90]
25. مصر میں جدید شاعری[91]
26. عمل میں دیانت[92]

اسلوبِ تحریر: ڈاکٹر صاحبؒ نے عربی، اُردو اور انگریزی زبان میں متعدد قلمی نگارشات خوبصورت انداز میں قلمبند کی ہیں۔ کتب بینی، علمی اسفار، دینیات، ادبیات، لسانیات، سماجیات کے موضوعات پر لکھے گئے مقالات آپ کے ذوق مطالعہ اور پختہ اسلوب کی روشن دلیل ہیں۔ دینیات سے متعلق عربی زبان میں لکھے گئے مضامین عربی ادبیات میں تفوق کی دلیل ہیں۔ آپ کا عربی اسلوب قدیم وجدید زبان کا بہترین امتزاج ہے۔ سادگی، سلاست، پختگی، روانی، بر محل اشعار، تراکیب و اصطلاحات، حکم و امثال، فصاحت و بلاغت بشمول جملہ علوم کا واضح مشاہدہ کیاجاسکتاہے۔ میرے محترم اُستاد و مربی ڈاکٹر عاصف سلیم صاحب حفظہ اللہ نے اپنے عربی مقالہ **"جمالیات فن المقال عندالدكتور سيد محمد يوسف"**[93] میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

اُردو ادبیات بالخصوص اقبالیات سے آپ کو ذہنی و قلبی لگاؤ تھا۔ آپ نے اقبالیات کے موضوع پر کئی مضامین لکھے۔ فکر اقبال اور اقبال شناسی کا صحیح اور جامع تصور اُردو قارئین کے سامنے پیش کیا ہے۔ اُردو مضامین میں آپ کا اسلوب متنوع ہے۔ اسلامی موضوعات میں استدلالی جبکہ ادبی موضوعات میں جملہ اصنافِ ادب سے کمال حد تک استشہاد کیا گیا ہے۔ جس نے ان کے اُردو اسلوب تحریر وبیان میں جولانی پیدا کر دی ہے۔ اُردو میں عربی وفارسی الفاظ وتراکیب اور اشعار کا بر محل استعمال اسلوب کو مزید پختگی اور چاشنی عطا کرتا ہے۔

اُردو ترجمہ نگاری میں آپ نے صرف ترجمہ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ تبصرہ، تجزیہ اور حواشی میں علمی و فکری توضیح کے ساتھ ساتھ اپنا نکتہ نظر بھی پیش کیا ہے جو نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ ترجمہ میں یہ اصول بھی پیش نظر رکھا گیا ہے کہ ترجمہ نص سے جتنا بھی ممکن ہو قریب ہو اور محاورہ اور سلاستِ زبان کا دامن بھی ہاتھ سے نہ جائے۔ البتہ علمی، تاریخی اور فلسفیانہ موضوعات میں بعض مقامات پر ترجمہ نامانوس اور عبارت پیچیدہ ہوگئی ہے۔ جس کا مشاہدہ ہم جیتا جاگتا (ترجمة قصة حي بن يقظان) اور **"تاريخ التاريخ"** میں کرسکتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی انگریزی دانی کا ثبوت تو واضح طور پر آپ کی انگریزی کتب بشمول آپ کے پی ایچ ڈی کے مقالہ سے کیا جاسکتا ہے تو جو آپ نے انگریزی زبان میں تحریر کیا ہے۔ آپ مسلسل پاکستان کے بڑے اور مستند انگریزی اخبار "ڈان" میں لکھتے رہے یہاں تک کہ یہ بات مشہور ہوگئی کہ اُس وقت کے مدیر "ڈان" احمد علی اور ڈاکٹر سید محمد یوسف کی تحریروں میں تصحیح کی گنجائش ہی نہیں۔

تحقیقی کام کا مطالعہ: ہم یہاں ڈاکٹر صاحب کی تحقیقی خدمات میں سے تین کتابوں کا تعارف اور ان کے تحقیقی کام کا اجمالی جائزہ پیش کررہے ہیں۔

1-کتاب الأشباہ والنظائر: یہ کتاب ابو بکر محمد اور ابو عثمان سعید کی تصنیف ہے۔ جس کو لجنة التأليف والنشر والترجمة، قاہرہ نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت میں تین نسخوں پر اعتماد کیا گیا ہے۔ پہلا نسخہ جو دار الکتب المصریۃ میں 1709 نمبر کے تحت محفوظ ہے۔ اس نسخہ میں کتابت صفحات کے دونوں جانب مغربی خط میں کی گئی ہے۔ ہر صفحہ پر 21 سطریں 16*11 سینٹی میٹر کی ہیں۔ کتابت مناسب ہے۔ البتہ خطاط نویس نے بہت سے ایسے الفاظ جس کی صحت قرات اُس پر مشکوک تھی اُس نے مبہم چھوڑ دیئے ہیں۔ کتاب کا پہلا صفحہ جلد بندی کی نذر ہوگیا جس کی وجہ سے پہلے صفحہ پر مکتوب عنوانات غیر میسر ہیں۔ البتہ آخری صفحہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مصدری نسخہ خطِ مودود بن ابی الفضل کردی میں لکھا ہوا عاشر آفندی، استنبول میں 917 کے تحت محفوظ ہے۔ اس مغربی نسخہ کو علامت (م) دی ہے۔ دوسرا نسخہ دار الکتب المصریۃ، گوشہ ادب سلسلہ نمبر 537 کے تحت محفوظ ہے۔ یہ نسخہ 151 صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک صفحہ پر 27 سطریں درج ہیں۔ یہ نسخہ مجموعی طور پہلے نسخہ کے مقابلہ میں بہت بہتر ہے۔ اس کو ڈاکٹر صاحب نے علامت (ا) سے موسوم کیا ہے۔ اس نسخہ کے آخری صفحہ کے مطابق یہ المعتفر الحسین بن المصطفی الحلبی نے تیار کیا ہے۔ تیسرا اور آخری نسخہ یہ بھی دار الکتب المصریۃ، ادب سیکشن میں سلسلہ نمبر 587 کے تحت محفوظ ہے۔ یہ جدید نسخہ ہے جس کے بارے میں مروی ہے کہ یہ نسخہ محمود السامی البارودی نے اپنے لیے تیار کروایا تھا۔ جس کے آخر میں یہ جملہ مذکور ہے۔ "حسب استطاعت اس کو اصل حالت میں تیار کیا ہے"۔ پہلا نسخہ یعنی (ا) اس پورے نسخہ کا ایک ہی جزء ہے۔ جب کہ دوسرا نسخہ (ب) یہ دو حصوں میں تقسیم ہے۔ البتہ تیسرا نسخہ یعنی (م) اس کے حواشی سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پہلا حصہ ہے اور دوسرا حصہ اس کے بعد تیار کیا جائیگا۔ ان نسخوں کے مطالعہ سے یوں لگتا ہے کہ شاید یہ خطاط نویسوں نے نسخے کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اسی طرح نسخہ (ب اور م) ے مقابلہ سے اندازا ہوتا ہے کہ پہلا نسخہ (الف) ناقص ہے۔ نسخہ (ب) میں مذکورہ دونوں نسخوں کے مقابلے میں کئی اضافے ہیں۔ بنیادی طور پر کتاب متقدمین اور مخضرمین شعراء کے منتخب اشعار وقصائد کا مجموعہ ہے۔۔ اس میں مختلف ادباء وشعراء کے کلام کو بلا کسی تبویب کے مرتب کیا گیا ہے۔ اخلاقی اقدار، مرد وعورت کے اوصاف، مدح وذم، ہجو گوئی، اسلحہ و قتال، جنگ و

مزید چار چند لگادیئے ہیں۔ اشعار واعلام کی تخریج اوراغلاط کی نشاندہی کی ہے۔ حواشی میں سب سے اہم بات ڈاکٹر صاحب کا مختلف واقعات اوراشعار پر جامع تبصرہ ہے۔

ڈاکٹر صاحب صفحہ نمبر22پر قیس بن الحطیم کے مذکورہ اشعار کی حاشیہ میں وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" یہ اشعار اس نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یوم الربیع کے دن کہے گئے اشعار کے جواب میں کہے تھے جس دن اوس اور خزرج کے درمیان بقیع کے اندر شدید خون ریزی ہوئی۔ پھر اُسی پرانی عداوت اور جنگ پر جنگ سے باز آگئے۔

پھر اشعار میں مذکور عمرۃ نام کی وضاحت میں لکھتے ہیں: عمرۃ، رواحہ کی بیٹی ہیں۔ اور عبد اللہ بن رواحۃ کی بہن ہیں۔ اور اس قصہ کو ابن سکیت اور اصمعی نے مدینہ کے شیوخ سے نقل کیاہے۔ اور دوسرے قول کے مطابق: عمرۃ بنت صامت ابن خالد امراءۃ حسان بنثابت ہے"۔[94]

صفحہ نمبر25 پر بشار کے مذکورہ شعر کی وضاحت کرتے ہوئے حاشیہ میں لکھتے ہیں: (تبدت لنا كالشمس)اس کی وضاحت میں شعر نقل کرتا ہے:

قامت تصدى إذ رأتني وحدى　　　كالشمس بين الزبرج المنقذ [95]

صفحہ نمبر135 جزءاول میں شاعر بحتری کے شعر کی تخریج کرتے ہوئے حاشیہ میں لکھتے ہیں: مندرجہ ذیل شعر البحتری کا نہیں ہے بلکہ ابو تمام کا شعر ہے۔ اور بحتری کا قول اس سے متعلق پہلے گزر چکاہے۔[96]

صفحہ نمبر138 جلد اول پر ذوالرومۃ کے اشعار کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" دلہن کالباس سبز ہوتاہے، اور عرب سبز اور سیاہ رنگ کو یکجا کرتے ہیں جیسا کہ العمدۃ میں مذکور ہے۔ جاحظ کے مطابق ذوالرمۃ کے قول سے مراد کپڑوں کی شان ہے نہ کہ اس کا رنگ۔ جبکہ اکثر لوگ اس رائے سے متفق نہیں۔ میرے خیال میں یہ عوف بن عطیۃ بن جزع التیمی کے قول کی طرح ہے جب وہ اپنے گھوڑے کا وصف بیان کرتا ہے:

وجلّلن دمخا قناع العرو　　　ستدنى على حاجبيها الخمارا [97]

مذکورہ شعر بشار کاہے اور شارح نے اس کی وضاحت 223 صفحہ پر کی ہے کہ یہ شعر قیس کے قول سے ماخوذ ہے۔ جیسا کہ العقد اور العسکری نے نقل کیاہے۔ اور قیس کا قول النمر بن تولب سے ماخوذ ہے:

فصدّت كأنّ الشمس تحت قناعها　　　بدا حاجب منها وضنت بحاجب [98]

2-شرح ما يقع فيه التصحيف والتحريف: یہ کتاب ابو احمد الحسن بن عبد اللہ بن سعید العسکری کی انتہائی جامع اور عمدہ تصنیف ہے۔ ابتدائی طور پر مصنف نے اس کتاب کو حدیث اور ادب کے میدان میں ہونے والی تصحیحات کے لیے مختص کیا پھر طوالت کے باعث اس کو دو الگ حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلی کتاب "تصحيفات المحدثين" کے نام سے مخطوطے کی شکل میں دار الکتب میں محفوظ ہے۔ جس کے

حاشیہ میں النهاية ابن الاثیر 1326 درج ہے۔ادب سے متعلق دوسری کتاب زیر بحث کتاب ہے۔ یہ کتاب دار الکتب المصرية میں 194 نمبر کے تحت محفوظ ہے۔ جس کو مصنف نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

کتاب کے مقدمہ میں تصحیف کے معانی و مفہوم کی وضاحت کے ساتھ ساتھ مصحفین اور ان کے بیان کردہ واقعات وحکایات کی بھی سخت انداز میں مذمت کی گئی ہے۔پہلا حصہ اہل بصرہ کے اوہام وخیالات کے لیے مختص کیا گیاہے جبکہ دوسرے حصہ میں کوفی حضرات کے اوہام کو ذکر کیا گیاہے۔ تیسرے حصہ میں مصنف نے مختلف لوگوں کی تصحیحات کو نقل کیا ہے جس میں شعراء کے ناموں، ایام عرب اور مختلف شہہ سواروں اور دیگر اُمور کا ذکر کیاہے۔مصنف نے ہر قسم کے مذہبی، سیاسی اور مسلکی تعصب و تفریق سے بالاتر ہو کر اہل علم کے مقام ومنزلت کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ نیز سلف وصالحین کی علمی خدمات کو کھلے دل کے ساتھ تسلیم کیاہے۔ یہ کتاب اصل میں ایک مخطوطہ ہے، جو دو جلدوں میں واقع ہے۔ ان میں سے پہلے میں دو حصے شامل ہیں: پہلا اور دوسرا 192 صفحات میں، اور دوسری جلد میں تیسرا حصہ 14*5.5 سینٹی میٹر کے ٹکڑوں کی 50 شیٹس پر مشتمل ہے، اور فی صفحہ لائنوں کی تعداد 15 سے 16 لائنوں کے درمیان ہے۔ اس کے عنواناتٍ صاف اور جلی حروف سے لکھے گئے ہیں اور اس میں کوئی چیز نقل کرنے یا اس کے نقل کرنے والے کی تاریخ کی طرف اشارہ نہیں ہے اور غالب امکان یہی ہے کہ یہ چھٹی صدی ہجری میں لکھی گئی تھی۔ یہ کتاب مصری بک ہاؤس میں نمبر 194 لٹریچر کے تحت محفوظ ہے۔ اس کا پہلا حصہ 1908ء میں الظاہر کے السعدہ پریس میں چھپا۔ یہ 113 صفحات پر ہے۔ شاید یہ مخطوطہ واحد اصل ہے، جس کی دوسری نقل موجود نہیں جس کا حوالہ دیا جاسکے۔کتاب کی نصوص کی تحقیق میں ڈاکٹر صاحب نے مائیکرو فلم سے بھی استفادہ کیاہے۔

صفحہ نمبر 39 پر طفیل الخلیل کی طرف منسوب شعر کے بارے میں حاشیہ میں لکھتے ہیں: یاقوت کے مطابق طفیل الخلیل سے مراد طفیل الغنوی یا اوس بن حجر ہے۔ تاہم یہ شعر ان دونوں کے دیوان میں موجود نہیں ہے۔ اور دوسری کتاب کے مطابق: (طفیل الخلیل نے اوس بن حجر کے لیے کہا تھا جب وہ اُس کی عیب جوئی کر رہا تھا) اس بنا پر یہ شعر طفیل بن مالک کا ہے جو اوس بن حجر کا میدان قتال سے فرار ہونے پر عار دلا رہا ہے۔ اور اس کو قنان کے نے اپنے قصیدہ عنینہ میں ذکر کیاہے۔ اور یہ شعر فرار السلمی کی طرف الوحشیات میں منسوب ہے۔ اور نعیم بن شقیق (سفیان) کی طرف بھی منسوب ہے۔ (99)

ڈاکٹر صاحب صفحہ نمبر 67 پر درج عبارت "وأخبرنا ابن عمار، حدثني أحمد ابن سليمان بن أبي شيخ أن هشام بن الحكم بن هشام" کے بارے میں لکھتے ہیں۔ اصل میں لکھتے ہیں کہ بن الحکم کے بعد ہشام کا ذکر اضافہ ہے۔ یہ ناسخ (کاتب) کی طرف سے غلطی ہوئی ہے۔ ہشام الحکم کا بڑا بیٹا ہے۔ جس نے اپنی موت کے خدشہ سے اپنے دونوں بھائیوں کو مقدم رکھا۔ (100)

ڈاکٹر صاحب صفحہ نمبر 148 پر الکمیت کے حوالے سے مذکور شعر کی تصحیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

كميت يزل اللبد عن دأياتها　　　كما زل عن رأس الشجيج المحارف.

یہ شعر الکمیت کا نہیں ہے۔ بلکہ اوس بن حجر کا ہے جیسا کہ ابن درید نے جمہرۃ میں ذکر کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ شعر کہ پہلے لفظ کی وجہ سے ناسخ سے غلطی ہو گئی ہو۔[101]

صفحہ نمبر 153 پر لفظ البزار کی وضاحت میں لکھتے ہیں: اصل لفظ "البراز" ہے۔ اس کو مالک بن انس اور عطاف بن خالد المخزومی اور ابو عوانۃ اسی طرح نقل کیا ہے۔[102]

صفحہ نمبر 257 پر خالد اور اصمعی سے منقول شعر میں لفظ "رنقا" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اصل میں یہ لفظ (رفقا)، البتہ معانی القرآن کے مطابق، کہاجاتا ہے (في ماله رفق) أي قلة.[103]

صفحہ نمبر 480 پر لفظ "**العرض**" کے معنی پر بحث کرتے ہوئے مختلف اشعار مذکور ہیں۔ ڈاکٹر صاحب حاشیہ میں لکھتے ہیں: العرض زبر کے ساتھ لسان العرب اور جمہرۃ میں مذکور ہے جس کے معنی ہیں ایک بھاری بھرکم پہاڑ کی مانند فوج۔[104]

ڈاکٹر صاحب صفحہ نمبر 432 پر لبید بن ربیعہ کے شعر (**يثني ثناء من كريم وقوله**) کے معانی کے حوالہ سے مذکور عبارت میں (**يدوم على ما كان عليه من قبله (أبو) لبيد**) کی وضاحت کرتے ہوئے حاشیہ میں لسان العرب سے استشہاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "یہ ہماری طرف سے اضافہ ہے جو اس مقام پر ضروری تھا۔ تشبیہ یہ ہے کہ آپ اپنے والد کے مثل ہی کریں گے" اس طرح لفظ "لبید" القطعۃالظاھریۃ میں بھی ساقط ہے۔ اور میرا گمان ہے قطعۃ ظاھریۃ میں مذکور عبارت درست ہے۔ لفظ لبید ایک اضافہ ہے۔، اور علامہ عبد العزیز المیمنی نے بھی منقول نسخہ میں علامۃ الاسقاط لگائی ہے۔[105]

3- الأنوار ومحاسن الأشعار: یہ کتاب ابو الحسن علی بن محمد بن المطهر العدوی **المعروف الشمشاطی** کی تصنیف ہے۔ اس کتاب کا پہلا حصہ 1397ھ بمطابق 1977ء کو پہلی بار کویت کی وزارت اطلاعات کی طرف سے سلسلہ وار عربی ورثہ کے پروگرام کے تحت شائع ہوا۔ یہ اس سلسلہ کی انیسویں کتاب ہے۔ دوسرا حصہ 1399ھ بمطابق 1978ء میں شائع ہوا۔ یہ کتاب عربی زبان وادب کے اہم مصادر میں شمار کی جاتی ہے۔ مؤلف نے اس کتاب میں نایاب تاریخی اور ادبی متون کو منفرد انداز میں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اسلحہ، اونٹوں، گھوڑوں کے دانتوں، اور بعض پرندوں کے ناموں پر بھی وسیع اور مفید لسانی بحث کی ہے۔ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ مصنف نے ہر باب میں اشعار کو بغیر کسی تفصیل وشرح کے بیان کیا ہے۔ موضوع سے متعلق کسی ایک شاعر کے کلام پر انحصار کرنے کے بجائے متعدد شعراء کے اشعار کو نقل کیا گیا ہے۔ کتاب میں جگہ جگہ مختلف ناقدین کی آراء کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب کی بڑی جانفشانی کے ساتھ عالمانہ انداز میں تحقیق پیش کی ہے۔ کتاب کی تحقیق ڈاکٹر صاحب کی قدیم عربی ورثے سے مانوسیت، شغف، دلچسپی اور متنوع کتب کے ساتھ گہرے روابط کا اظہار کرتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کتاب کے آغاز میں تحقیق کے مروجہ اصول وضوابط کے مطابق مؤلف کا جامع تعارف پیش کیا ہے۔ متنِ کتاب میں موجود قرآنی آیات، احادیث، اخبار، اور اشعار کی تخریج کی ہے۔ شخصیات کا مختصر

تعارف حاشیہ میں درج کیاہے۔شاعروں اور مصنفین کی طرف منسوب عبارات اور اشعار میں غلطیوں کی نشاندہی کی ہے اور حاشیہ میں اس کا صحیح حوالہ ذکر کیاہے۔کتاب کے آخر میں مخطوطہ نویس کا نام حسن بن یوسف ابن عبد اللہ بن مختار الاربلی درج ہے۔ جنہوں نے اس کتاب کو قلمی نسخہ کی شکل میں ماہ محرم 639ھ میں مکمل کیاہے۔کتاب کے آخر میں محقق نے جامع فهرس المراجع ترتیب دی ہے۔پروفیسر شاعر عبدالستار فراج کے مراجعہ اور اضافہ نے اس کتاب کی قدر میں مزید اضافہ کر دیاہے۔پروفیسر صاحب نے اپنی نگرانی میں آیات،احادیث ،امثال، قوافی اور اعلام کی جامع فہرست تیار کرواکے کتاب کے ساتھ ملحق کی ہے۔

ڈاکٹر صاحب صفحہ نمبر53 پر حبیب بن اوس الطائی کے مذکورہ اشعار کے بعد حاشیہ میں لکھتے ہیں:

أنهبت أرواحها الأرماح اذ شرعت

كأنها وهى في الأرواح والغة

سنان بحبات القلوب ممتع

ڈاکٹر صاحب حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ حبیب بن اوس الطائی سے منقول مذکورہ اشعار کا قائل ابو تمام ہے پھر اشعار میں غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کے دیوان میں پہلے شعر میں أنهبت أرواحها نہیں ہے بلکہ (أنهبت أرواحه) ہے۔اسی طرح دوسرے شعر میں **الأرواح والغة** کی تصحیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اصل میں یہ **(الأوداج واللغة)** ہے۔اسی طرح تیسری شعر میں **ممتع** نہیں بلکہ صحیح لفظ(**ممنع**)ہے۔[106]

اسی طرح صفحہ نمبر112 پر مؤلف کی عبارت کے بارے میں حاشیہ میں لکھتے ہیں:اس کتاب میں باب المراثی موجود ہی نہیں ہے۔[107]

صفحہ نمبر353 پر باب أسنان الإبل کے ذیل میں مؤلف کی عبارت(يقال لولد الناقة ساعة تلقيه: سقب للذكر.......)کے بارے میں حاشیہ میں لکھتے ہیں:ناسخ(یعنی لکھنے والا)ضرور اس جگہ پر ایک سطر لکھنا بھول گیاہے۔اگر ہم اس کا اندازہ لگانے کی کوشش کریں تو یہ سطر اس طرح ہوگی(والأنثى، كما يقال لولد الشاة ما كان)سقب کے بارے میں ابو عبیدہ کا دوسرا قول کسی سے مخفی نہیں۔وہ یہ ہے کہ(اذا وضعت الناقة فولدها ساعة تضعه سليل قبل ان يعلم أذكر هو أم أنثى، فاذا علم فان كان ذكرا فهو سقب... ولا يقال للأنثى سقبة... وإن كان أنثى فهي حائل)[108]

صفحہ نمبر369 پر منقول شعر میں غلطی کی اصلاح کرتے ہوئے الطرماح کے قول سے استشہاد کرتے ہیں:إذا بركت جرت على ثفناتها....

اصل میں حماسة الخالدين کے نسخہ کے مطابق یہ **(خرت)** ہے اور یہ **(خوت)** بھی ہو سکتاہے۔جیسکہ کہ طرماح کا شعر ہے:

كأن مخواها على ثفناتها معرس خمس وقعت للجناجي

طوالت کے خوف سے ہم نے صرف چند مثالیں ہی پیش کی ہیں۔ بصورت دیگرڈاکٹر صاحب کے حواشی پر ایک مفصل کتاب لکھی جا سکتی ہے۔[109]

خلاصہ بحث:

1- ڈاکٹر سید محمد یوسف، پاکستان اور دنیائے عرب کی مستند اور بلند مرتبت شخصیت تھی۔ آپ خود اپنی جگہ ایک ادارے کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کی تحریریں وتقریریں علم و دانش، حکمت، عقلیت اور استدلالی اُسلوب سے مزین ہیں۔

2- ڈاکٹر صاحب کو عربی ادب و تاریخ پر بھی کمال دسترس تھی۔ آپ عرب دنیا میں بطور معلم و مربی، مقالہ نگار، تاریخ نویس، ترجمہ نگار اور محقق و مبصر کے طور پر جانے جاتے تھے۔

3- عربی مخطوطات و نصوص کی تحقیق میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔ آپ نے متعدد عربی کتب کی تحقیق اور اُس پر تنقیدی تبصرے قلم بند کیے ہیں۔

4- ڈاکٹر صاحب ایک متبحر عالم اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے سلسلے میں اجتہادی نظریات کے علم بردار تھے۔ دینی، ادبی ولسانی موضوعات ہمیشہ آپ کے زیر قلم رہے۔

5- قومی اور بین الاقوامی سطح پر شائع شدہ عربی، انگریزی اور اُردو تخلیقات اور مضامین مستند علمی وادبی دستاویزات کی حیثیت رکھتے ہیں۔

6- جامعات کی سطح پر تحقیقی مقالات اور تصنیف و تالیف پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

مراجع وحواشی:

1 - Muhamamd Haroon,Abdul-al-Salam, Tehqeeq al Nosoos wa nashriah, Al-Khanji Library, Cairo, , seventh edition: 1998, P,No: 39

2-Al Taweel, Syed Rizq, Muqadama fi usool al bahas al elmi wa tehqiq al turas, Al-Azhar Library for Heritage, Egypt, P: 192

3 -Al-Tarabishi Mutta, Fi manhaj tehqiq al makhtootat, Dar al-Fikr, Damashaq, 1983, P:11

4 -Al Ghiryani, Al Sadiq bin Abdul Rehman, Tehqiq nosoos al turas fi al qadeem wa alhadith, Dar Ibn Hazm, 2006, P: 15

5- Al kurrat, Dr Ahmed Muhammad, Muhaddarat fi tehqiq al nosoos, Al Manarah Publication and Distribution 1984, first edition, P:49

6 -Lakhnawi Sahba, "Iqabal or Bhopal , Iqbal Ikadmi pakistan Taba Awwal April 1973 , P,no:308-309

7 -Al Khalidain, Abu Baker Muhammad, Abu Muhamamd Usman, Al achba wa Nadair min Ashar-al-mutqadeemen Wal jahileyeen wal mukhadtreen, Authorship, translation and publishing committee, Cairo.
8 -Yusuf, Dr syed Muhammad, University Grant Commission, Islamabad, Pakistan.
9 - Al-Shamshati, Abu Al-Hassan Ali bin Muhammad bin Al-Mutahar Al-Adawi, Al-Anwar Wa Mahasin al ashar, Muhaqiq: Dr. Al-Sayed Muhammad Yusuf, Ministry of Information, Kuwait, Al Matbooa: 1977
10 - Al-Askari, Abu Ahmed Al-Hassan bin Abdullah bin Saeed, Sharah ma yaqau fi he al tasheef wa al tahreef, Muhaqiq: Dr. Al-Syed Muhammad Yusuf, Murajih: Ahmed Ratib Al-Nafakh, Academy of Arabic Language , Demashq, 1975
11 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Andalus Tarikh Wa adab, Madina Publishing Company Karachi, 1969.
12 - Sakhavi, Shams-ud-Din Muhammad bin Abdul Rahman, Tarikh al-Tarikh masoom bah al-Ilan Balt-Tubikh liman dhim ahl al-tarikh (History of History, translator, Prof. Syed Muhammad Yusuf, Lahore, Central Urdu Board. 1968
13 - Ibn Tufail, Hayy bin Yaqzan, Urdu translation, Jeetaa Jagata, translator, Dr. Syed Muhammad Yusuf, Matbooa, Educational Press, Karachi.
14 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-e- Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi.
15- Yusuf , Dr. Syed Muhammad, Al Manar Academy 1946, Lahore.
16 - Yusuf , Dr. Syed Muhammad, The life of Muhamamd, Sri Lanka, 1954.
17 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Some Aspects of Islamic Culture, Lahore, 1961, New edition Publish by Institute of Islamic Culture - 2019 Edition (January 1, 2019)
18 -Yusuf ,Dr. Syed Muhammad, Hazrat The Sirah and Sunnah, Al qadir printing center Rancohr line, Karachi.
19 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Hazrat Abu Dharr Al-Ghifari, The Inter Services Ltd., Karachi.-4
20- Yusuf ,Dr. Syed Muhammad, Sermon on the Mount Arafat, The Inter Services Press Limited, Karachi-4,1970
21 -Yusuf ,Dr. Syed Muhammad, Studies in Islamic History and Culture, Institute of Islamic Culture Lahore, 1970
22 - Yusuf ,Dr. Syed Muhammad, Economic justice in Islam, Lahore.1971
23 - http://www.allamaiqbal.com/publications/journals/review/oct62/4.htm
24-Al-Memoni, Allama Abdul-Aziz al-Memoni, Min Noseeba ila umihi min shurra, Muhaqiq, Dr. Syed Muhammad Yousuf, Magzine, Academy of Arabic Language, Volume:52, issue: 3,4, July-October, 1977, Demashq.

25- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Al Baas ul Islam, Volume:13th, Issue:1, Nadwat Ulama, Lucknow, India, 1968,P:31-38
26-Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Journal of the College of Arts, Volume: 12th, Issue:1, Fawad University, Cairo, 1950.
27 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Journal of the College of Arts, Volume: 12th, Issue:1, Fawad University, Cairo, 1953
28 - Tehqiq Dr. Bint Al-Shati, Cairo Book Magazine, July 1951
29 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Ustazuna Allama Abdul Aziz Almaimani , Mujallah Al Majmah Al elmi Al hindi , Volume: 10th, Issue: -1-2, 1985
30 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Al-Maimani kama araftu hu, Mujallah Al Majmah Al elmi Al hindi , Volume: 10th, Issue: -1-2, 1985
31 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Al Quaid e Azam, Radio Pakistan, Vol. No. 18, Foreign Broadcasting Directorate, International Press, Karachi 1968
32 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Barnamij Ma Al khalidain, Radio Pakistan, Vol. No. 18, Foreign Broadcasting Directorate, International Press, Karachi 1968
33 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Tawaza Umer Bin Abdul Aziz, Radio Pakistan, Vol. No. 18, Foreign Broadcasting Directorate, International Press, Karachi 1968.
34- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Al Baas ul Islam, Volume:13th, Issue:2, Nadwat Ulama, Lucknow, India, 1968,P:31-37
35 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Al Baas ul Islam, Volume:13th, Issue:2, Nadwat Ulama, Lucknow, India, 1968,P:33-38
36 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Al Baas ul Islam, Volume:13th, Issue:3, Nadwat Ulama, Lucknow, India, 1968,P :33-38
37 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Al Baas ul Islam, Volume:13th, Issue:5, Nadwat Ulama, Lucknow, India, 1969,P :66-68
38- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Journal of the Arabic Language Academy, Journal of the Arab Scientific Academy, Demashq, P: 913-915
39 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Journal of the Arabic Language Academy, Journal of the Arab Scientific Academy, Demashq, P: 930-936
40 - Unpublished
41 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, The Impact of the Arabs on the Pakistani Civilization, Dawa tul Haqu, Ministry of Awqaf and Islamic Affairs, Issue: 136, 1971
42) -http://www.nidaulhind.com/2020/02/blog-post_14.html
43 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Al Baas ul Islam, Volume:13th, Issue:2, Nadwat Ulama, Lucknow, India, 1969,P:75-79-79
44- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Al Ittihad Al Islami, Al-Risala Magazine, Issue: 850, Egypt: 1949
https://archive.alsharekh.org/magazineYears/30

45 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Khawati Siysia wa adbaia, Al Ittihad Al Islami, Al-Risala Magazine, Issue: 850, Egypt: 1949 , https://archive.alsharekh.org/magazineYears/30
46 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Tayyat ul Elim, Al Ittihad Al Islami, Al-Risala Magazine, Issue: 791, Egypt: 1948 , https://archive.alsharekh.org/magazineYears/30
47 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Rayul Aksaria fi Al siyasia al shariya, Al Ittihad Al Islami, Al-Risala Magazine, Issue: 746, Egypt: 1947 , https://archive.alsharekh.org/magazineYears/30
48 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Hurayatul Aadab wal fan, Al Ittihad Al Islami, Al-Risala Magazine, Issue: 816, Egypt: 1949 , https://archive.alsharekh.org/magazineYears/30
49- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Majlis al Shurra Li Iblees, Al Ittihad Al Islami, Al-Risala Magazine, Issue: 772, Egypt: 1948 , https://archive.alsharekh.org/magazineYears/30
50- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Al quwat ul Madiya wal Eman Bil missal al ulya, Al-Risala Magazine, Issue: 934, Egypt: 1951 , https://archive.alsharekh.org/magazineYears/30
51 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Makant al deen fi al taleem, Al-Risala Magazine, Issue: 856, Egypt: 1949 , https://archive.alsharekh.org/magazineYears/30
52 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Al Shah Wali Allah Al dehlwi, Dawa tul Haqu, Ministry of Awqaf and Islamic Affairs, Issue: 144, 1972
53- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Al Syed Ahmed Shaheed, Da'wa Tul Haq, Munasir F. Waqf on your conversion to Islam, Firs, S: 286, 1976
54 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, , Al-Mujtama Magazine, Issue: 293, Social Reform Association, Al-Maghrib Street, Al-Rawdah, Kuwait, Fururi 1976
55- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Al Baas ul Islam, Volume:14th , Issue:6, Nadwat Ulama, Lucknow, India, 1969,P:56
56 -Unpublished, manuscript available
57- Unpublished, manuscript available, 05-11-1968
58- Unpublished, manuscript available, 26-11-1968
59--Lakhnawi Sahba, "Iqabal or Bhopal " (Iqbal Ikadmi pakistan Taba Awwal April 1973) P,no: 308-309
60- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Iqbal's views on women and their role in life, Al-Kitab Magazine, Volume: 3, Issue: 8, Dar Al-Maaref, Egypt, P: 345-354
61 -Lakhnawi Sahba, "Iqabal or Bhopal " (Iqbal Ikadmi pakistan Taba Awwal April 1973) P,no : 308-309
62 -Lakhnawi Sahba, "Iqabal or Bhopal " (Iqbal Ikadmi pakistan Taba Awwal April 1973) P,no : 308-309-
63 -Lakhnawi Sahba, "Iqabal or Bhopal " (Iqbal Ikadmi pakistan Taba Awwal April 1973) P,no : 308-309
64 - Some parts of the research were printed in "Islamic Culture" magazine, Hyderabad, Indi

65- Lil siri al wafa, Al Mosuli. Published: Kuwait.
66 - Journal of the Scientific Complex, Issue: 53, 54, Demashq: 1950.
67 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Huriyat az effat fikr ast wabas,, Afkar, Special, edition, Karachi, 977
68 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
69 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
70 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
71 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
72 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
73 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
74- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
75 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Urdu and Arabic, Khayaban Magazine, Issue: 5, 1968, Peshawar
76- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Arabic to Maaraa Islam, Binat, January 2017, Banuri Town, Karachi.
77 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
78 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
79 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, The Role of Aqal in Islam, Al-Maarif, Volume: 01, Issue No: 5, May 1968, P: 3-25
80 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
81 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
82 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
83 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
84 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
85- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
86 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
87- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
88- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Content of Iqbal and Great Personalities, Tahir Tunsvi, Lahore: Creation Center, 1979,P:1-16
89 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Berg-i Nakheel, Madina Publishing Company, 1982, Karachi
90 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Rekhta, Issue No: 135, Courtesy of Radio Pakistan Karachi
91 -Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Rekhta, Issue No: 134, Courtesy of Radio Pakistan Karachi
92- Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Holy Qur'an and Our Life, Volume II, Department of Publications, Directorate General. Radio Pakistan,1970, P:109-114
93 - Yusuf, Dr. Syed Muhammad, Afkar, Volume: 1, Issue: 1, Institute of Social Sciences and Development, Karachi, January-June 2017
94 Achba wa nazadir:P: 22
95 Achba wa nazadir:P: 25
96 -Achba wa nazadir:P: 135

97 -Achba wa nazadir:P: 138
98 -Achba wa nazadir:P: 223
99 -Al Askari, P: 39
100 - Al Askari, P: 67
101 - Al Askari, P: 148
102 - Al Askari, P: 193
103 -Al Askari, P: 247
104 -Al Askari, P: 480
105 -Al Askari, P: 432
106 -Al Shamshati: P: 53
107 -Al Shamshati: P: 112
108 -Al Shamshati: P: 353
109 -Al Shamshati: P: 369

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.